

۷۔ شرح : ہم نے عشق کیا۔ اگر تکلیفوں اور سختیوں کی فراوانی کے باعث عشق مصیبت بن گیا تو کچھ پروا نہیں، ہم صبر و سکون سے ہر آفت اور ہر مصیبت برداشت کریں گے، لیکن ترکِ وفا پر کبھی آمادہ نہ ہوں گے۔

۸۔ شرح : اے نالضاف آسمان! میں یہ نہیں کہتا کہ وہی مجھے دے، جس کی آرزو ہے۔ فریاد و فغاں کی مہلت ہی دے دے۔

شعر میں جو کیفیت بیان کی گئی ہے، اسے سادہ الفاظ میں پیش کرنا سہل نہیں۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک مصیبت زدہ شخص ایک ایک آرزو اور مراد کے لیے کوششیں کر چکا ہے، مگر ناکامی کے سوا کچھ اس کے ہاتھ نہیں آیا۔ انتہائی یاس و ناامیدی کی حالت میں وہ کہتا ہے کہ اے آسمان! اگر تو کوئی مراد پوری نہیں کرتا تو اتنی ہی رخصت دے دے کہ میں اپنی حالت پر روپیٹ لیا کروں۔

لفظ "نالضاف" سے واضح ہے کہ آسمان نے شاعر کی کوئی بھی مراد بر نہ آنے دی اور اتنی بے انصافی کی کہ اسے فریاد و فغاں کا بھی موقع نہ دیا گیا اور وہ بیچارگی کے عالم میں اور کچھ نہیں مانگتا، صرف رونے پٹینے کی اجازت مانگتا ہے۔ یہ آسمان کی نالضافی اور شاعر کی مایوسی و نامرادی کی انتہا ہے۔ آسمان کے ہاتھوں وہ اتنا تنگ ہے کہ رونے پٹینے کو بھی ایک نعمت سمجھ کر آسمان سے طلب کرتا ہے۔

جس کی بہار یہ ہو، پھر اس کی خزاں نہ پوچھ

۹۔ شرح : ہم نے مانا کہ بے نیازی تیری عادت ہے۔ تو کسی

مسکین کی حالت پر متوجہ نہیں ہوتا اور تیرا عام شیوہ ہی یہ ہے کہ ہر ایک سے بے پروائی اختیار کیے رہے۔ اگر حقیقت یہی ہے تو ہم بھی رفتہ رفتہ تسلیم کی خود پیدا کریں گے اور تیری بے نیازی کو برداشت کرنے کے عادی بن جائیں گے۔ "خود ایں گے" سے واضح ہوتا ہے کہ ابھی طبیعت برداشت کی عادی